أربعون حديثا في المرأة المسلمة

قال رسول الله ﷺ: نضّر الله امرأ سمع منا شيئا فبلّغه كما سمعه

اربعینِ خواتین

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعینِ خواتین**

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ ۚ وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

(الجمعة: ٢)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ (الشورى: ٥٢)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَ یُسْمَعُ مِنْکُمْ وَ یُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((عِلْمُ الْحَدِیْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَ أَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ .))

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِیَّهٗ ﷺ ، وَ أَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَ هُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ لِیُؤَدِّیَهٗ عَلٰی مَا أُدِّیَ إِلَیْهِ .)) [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا، اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی یُبَلِّغَهٗ غَیْرَهٗ ......)) [2]

---

[1] معرفة علوم الحدیث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: ٢٦٦٨، عن زید بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے، پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَـحْـمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....))[1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .))[2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَ سُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ٤٢٥٢ .

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧ .

النَّاسَ .))[1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِي أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا یَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْهًا عَالِمًا .))[2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِی زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَ الْعُلَمَاءِ'' اور ایک روایت میں ''وَ کُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِیْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِیْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں اور

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١۔ المقاصد الحسنة: ٤١١.

ابن عمر کی روایت میں ”کُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الْأَرْبَعُوْنَ، الْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ حدیث ہے جس میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ“ حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے ”أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے ”أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ“، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے ”الْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ“، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ“

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١، مقدمة الأربعين للنووي، ص: ٢٨-٤٦، شعب الإيمان للبيهقي: ٢/٢٧١، رقم: ١٧٢٧.

اور ابو المعالی الفارسی نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِیِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِیِّ" تحریر کی۔ کتبِ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ

لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِیْ أَحْوَالِ الْقَبْرِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ أَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ.

و کتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَ الصَّلاةُ وَ السَّلامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ ، وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ ، وَ بَعْدُ!

اسلام کے پانچ ارکان ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾﴾ [البقرة: ۱۷۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”حقیقی معنوں میں نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق ومغرب کی طرف پھیرلو، بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ آدمی ایمان لائے اللہ پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، قرآنِ کریم پر اور تمام انبیاء پر، اور اپنا محبوب مال خرچ کرے، رشتہ داروں پر، یتیموں پر، مسکینوں پر، مسافروں پر، مانگنے والوں پر اور غلاموں کو آزاد کرنے پر، اور نماز قائم کرے، اور زکاۃ دے، اور جب کوئی عہد کرے تو اسے پورا کرے، اور دکھ اور مصیبت میں اور میدانِ کارزار میں صبر سے کام لے، یہی لوگ (اپنے قول وعمل میں) سچے ہیں، اور یہی لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔“

① ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ

رَسُوْلُهٗ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَ الْحَجِّ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ .)) [1]

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ ﴾ [طه: ٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ ''نہایت مہربان'' عرش پر مستوی ہے۔''

(٢) ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ......، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ: اِئْتِنِيْ بِهَا . فَأَتَيْتُهٗ بِهَا، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ اللّٰهُ؟ قَالَتْ: فِي السَّمَاءِ، قَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: أَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ .)) [2]

''حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میری ایک لونڈی تھی جو میری بھیڑ بکریاں چراتی تھی ...... میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اس لونڈی کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔'' چنانچہ میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو آپ نے اس سے پوچھا: ''اللہ کہاں ہے؟'' اس نے کہا: آسمان میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں کون ہوں؟'' اُس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان أركان الإسلام......، رقم: ١٦ .

[2] ايضًا، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، رقم: ١١٩٩ (٥٣٧).

’’اس کو آزاد کر دو، بے شک یہ ایمان والی ہے۔‘‘

اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ [حمٓ السجدة: ٣٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’لوگو! تم آفتاب کو سجدہ نہ کرو اور نہ ماہتاب کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے، اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔‘‘

③ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .))[1]

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ’’اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ (اللہ کے سوا) کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اپنی والدہ کی نذر پوری کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ﴾ [الحج: ٢٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور وہ اپنی نذریں پوری کریں۔‘‘

④ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: اِسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رضي الله عنه رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْضِهٖ عَنْهَا .))[2]

---

[1] سنن الترمذي، ابواب الرضاع، باب ما جاء في حق الزوج، رقم: ١١٥٩۔ محدث البانی نے اسے ’’حسن صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

[2] صحیح البخاي، كتاب الحيل، باب في الزكاة ......، رقم: ٦٩٥٩ .

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس نذر کے متعلق فتویٰ پوچھا جو ان کی ماں پر تھی لیکن وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تم اپنی ماں کی نذر کو پورا کرو۔‘‘

گستاخِ رسول عورت کا انجام

⑤ ((عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ أَعْـمٰـى كَانَتْ لَهٗ أُمُّ وَلَدٍ، تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ تَـقَعُ فِيْهِ، فَيَنْهَاهَا، فَلَا تَنْتَهِيْ، وَ يَزْجُرُهَا فَلَا تَـنْـزَجِـرُ، قَـالَ: فَـلَـمَّـا كَـانَـتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَ تَشْتِـمُـهٗ فَـأَخَـذَ الْمِغْوَلَ، فَوَضَعَهٗ فِيْ بَطْنِهَا، وَاتَّـكَأَ عَلَيْهَا، فَقَتَلَهَا، ...... فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا اشْهَدُوْا إِنَّ دَمَهَا هَدَرٌ.)) [1]

’’سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینے شخص تھے، ان کی ایک ام ولد لونڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دیتی اور برا بھلا کہتی تھی۔ وہ نابینے صحابی اسے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتی، اسے زجر وتوبیخ کرتے مگر وہ نہ رکتی۔ ایک رات وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنے لگی اور گالیاں دینے لگی تو انہوں نے کدال اس کے پیٹ پر رکھ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال کر دبایا اور اس کو قتل کر دیا۔ (یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو تفتیش پر جب اس لونڈی کا جرم ثابت ہو گیا اور بات واضح ہوگئی) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے۔‘‘

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن سبّ النبي ﷺ، رقم: ٤٣٦١۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ قرار دیا ہے۔

دودھ پیتا بچہ اگر پیشاب کر دے......؟

⑥ ((عَنْ أَبِي السَّمْحِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ.)) [1]

''حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''لڑکی کے پیشاب کی وجہ سے (کپڑا) دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب سے (اس پر) چھینٹے مارے جائیں گے۔''

عورت غسلِ جنابت میں مینڈھیاں نہ کھولے تو بھی کوئی حرج نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا﴾ [المائدة: ٦]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر تم حالت جنابت میں ہو تو پاکی حاصل کرو۔''

⑦ ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ.)) [2]

''حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کی مینڈھیاں خوب اچھی طرح باندھتی ہوں۔ کیا جنابت کے غسل کے لیے میں اُن کو (ضرور) کھولوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں، تیرے لیے صرف یہی کافی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو بہا لے، پھر اپنے

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب بول الصبي......، رقم: ٣٧٦۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الحيض، حكم ضفائر المغتسلة، رقم: ٧٤٤ (٣٣٠).

آپ پر پانی بہا لو تو اس سے تو پاک ہو جائے گی۔"

سر ڈھانکے بغیر عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی

⑧ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ الْحَائِضِ إِلَّا بِخِمَارٍ.)) [1]

"ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں کی جاتی۔"

عورت مسجد میں باجماعت نماز پڑھ سکتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۭ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۷﴾ [آل عمران: ۳۷]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "جب بھی زکریا اُس (مریم علیہا السلام) کے پاس محراب میں جاتے، اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے، وہ پوچھتے کہ اے مریم! یہ چیزیں کہاں سے تیرے لیے آئی ہیں؟ وہ کہتیں کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔"

⑨ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ.)) [2]

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنی عورتوں

---

[1] سنن الترمذي، ابواب الصلاة، باب ما جاء لا تقبل صلاة المرأة ......، رقم: ۳۷۷۔ امام ترمذی نے اسے "حسن" اور محدث البانی نے "صحیح" قرار دیا ہے۔

[2] سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء في خروج النساء، رقم: ٥٦٧۔ محدث البانی نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

کو مسجد سے نہ روکو اور اُن کے گھر اُن (کی نماز) کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔''

عورت کے لیے بھی اعتکاف کی جگہ مسجد ہی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾﴾ [البقرة: ١٢٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (انہیں حکم دیا کہ) مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ، اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل (علیہما السلام) کو وصیت کی کہ میرے گھر کو طواف و اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھو۔''

⑩ ((عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ أَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ ، فَأَذِنَ لَهَا .)) [1]

''ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا کہ آپ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کریں گے۔ اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اعتکاف کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔''

امام بھول جائے تو عورت تالی بجائے

⑪ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نماز میں سبحان اللہ کہنا

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الاعتكاف، باب من أراد أن يعتكف......، رقم: ٢٠٤٥.

[2] ايضًا، كتاب العمل في الصلاة، باب: التصفيق للنساء، رقم: ١٢٠٣، صحيح مسلم، الصلاة باب تسبيح الرجل......، رقم: ٩٥٤ (٤٢٢).

مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔‘‘

ایام مخصوصہ میں عورت نماز نہیں پڑھے گی

⑫ ((عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَ صَلِّي.)) [1]

’’فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہیں استحاضے کا خون آتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ’’جب حیض کا خون آئے، پس بے شک حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے تو جب وہ ہو تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرا (خون استحاضہ) ہو تو وضو کرو اور نماز پڑھو۔‘‘

تمام خواتین کو عید کے دن عید گاہ جانا چاہیے

⑬ ((عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَ يَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ.)) [2]

’’حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم حائضہ عورتوں اور پردہ نشین جوان لڑکیوں کو بھی عیدین میں ساتھ لے کر نکلیں تاکہ وہ بھی مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے الگ رہیں (نماز میں شامل نہ ہوں، صرف دعا میں شرکت کریں)۔‘‘

---

1. سنن أبي داود، الطهارة، باب من قال توضأ لكل صلاة، حديث: ٣٠٤.
2. صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب وجوب الصلاة في الثياب، رقم: ٣٥١.

حائضہ عورت ہاتھ دراز کر کے مسجد میں پڑی چیز اٹھا سکتی ہے

⑭ ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: إِنَّ حَيْضَتُكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ.)) [1]

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''مسجد سے چٹائی پکڑاؤ۔'' میں نے عرض کیا: میں تو حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تیرا خونِ حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔''

عورت اور مرد کا کفن

⑮ ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عَمَامَةٌ.)) [2]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید سحولی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص تھی نہ پگڑی۔''

عورت شوہر کی میت کو غسل دے سکتی ہے

⑯ ((عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: ...... كَانَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا تَقُوْلُ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَهُ إِلَّا نِسَاؤُهُ.)) [3]

''حضرت عباد بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض......، رقم: ٦٨٩ (٢٩٨).

[2] صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب الكفن بلاعمامة، رقم: ١٢٧٣.

[3] سنن أبي داود، كتاب الجنائز، باب في ستر الميت عند غسله، رقم: ٣١٤١.

کرتی تھیں: اگر مجھے اس معاملے کا پہلے علم ہو جاتا جس کا بعد میں ہوا ہے تو آپ ﷺ کو آپ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔“

عورت کے سوگ کی مدت

⑰ ((عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ ابْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما: لَمَّا جَاءَهَا نَعْيُ أَبِيْهَا دَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَ قَالَتْ: مَالِي بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهَرٍ وَّ عَشْرًا.))[1]

”ام المؤمنین ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب انہیں اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی (تو تین دن گزرنے کے بعد) خوشبو منگوائی، پھر اپنے ہاتھوں پر لگائی اور فرمایا: مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ”کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہے، جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔“

کثرت سے قبروں کی زیارت کو جانے والی عورت پر لعنت

⑱ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.))[2]

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت زیارتِ

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الطلاق، باب و الذين يتوفون ......، رقم: ٥٣٤٥.

[2] سنن الترمذي، ابواب الجنائز، باب ما جاء في كراهية زيارة القبور......، رقم: ١٠٥٦.

قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔‘‘

زیورات پر بھی زکاۃ ہے

(۱۹) ((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا، وَ فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا: أَتُعْطِيْنَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ. قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا ......)) [1]

’’عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ہمراہ اس کی بیٹی بھی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ’’کیا تو اس کی زکاۃ دیتی ہے؟‘‘ اس نے عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: ’’کیا تجھے یہ پسند ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے؟‘‘ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر اس خاتون نے دونوں کنگن پھینک دیے......‘‘

عورت کا ذبیحہ

(۲۰) ((عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ...... أَنَّ جَارِيَةً لَّهُمْ كَانَتْ تَرْعٰى غَنَمًا بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِهَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهٖ، فَقَالَ لِأَهْلِهٖ: لَا تَأْكُلُوْا حَتّٰى آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهٗ، أَوْ حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهٗ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَوْ بَعَثَ

[1] سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب الكنز ما هو ......، رقم: ١٥٦٣.

إِلَيْهِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَكْلِهَا .)) [1]

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ...... ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑی پر بکریاں چرا رہی تھی، تو اس نے ایک بکری کو دیکھا کہ وہ مرنے والی ہے (قریب الموت ہے)، چنانچہ اس نے پتھر توڑ کر اس سے بکری ذبح کر دی تو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ اسے اس وقت تک نہ کھانا جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم نہ پوچھ آؤں یا میں کسی کو بھیجوں جو نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھ آئے، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یا کسی کو بھیجا تو نبی ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔''

حاملہ اور مرضعہ کو فرض روزے میں رخصت

(۲۱) ((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ -يَعْنِي- نِصْفَ الصَّلَاةِ وَ الصَّوْمَ وَ عَنِ الْحُبْلٰى وَ الْمُرْضِعِ .)) [2]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزے کو معاف کر دیا ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی ہے۔''

خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں

(۲۲) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ......)) [3]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الذبائح و الصيد، باب ما أنهر الدم ......، رقم: ٥٥٠١.

[2] سنن النسائي، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف معاوية بن سلام، رقم: ٢٢٧٦.

[3] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها ......، رقم: ٥١٩٥.

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''شوہر کی موجودگی میں اُس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا عورت کے لیے حلال نہیں۔''

کیا حائضہ مناسکِ حج ادا کرے گی؟

(۲۳) ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَبْكِيْ ...... قَالَ: لَعَلَّكِ نُفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، قَالَ: فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ ، فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ ، غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ .)) [1]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ہم حج ہی کو ذکر کر رہے تھے (حج کا احرام باندھا تھا)، پھر جب ہم سرف مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، جبکہ میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''شاید تو حائضہ ہوگئی ہے؟'' میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ حیض ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے، سو تم حاجی کی طرح تمام مناسک ادا کرو مگر جب تک پاک نہ ہو، بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔''

عورتوں کا جہاد حج ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ [آل عمران: ۹۷]

[1] صحيح البخاري، كتاب الحيض، باب تقضي الحائض المناسك كلها ......، رقم: ۳۰۵.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی رضا کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر فرض ہے، جو وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔''

۲۴ ((عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَّا قِتَالَ فِيْهِ: اَلْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ.)) [1]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! ایسا جہاد ہے جس میں لڑائی نہیں، وہ حج اور عمرہ ہے۔''

نیک بیوی کا حاصل ہونا

۲۵ ((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنْ رَّزَقَهُ اللّٰهُ امْرَأَةً صَالِحَةً فَقَدْ أَعَانَهُ عَلٰى شَطْرِ دِيْنِهِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الْبَاقِي.)) [2]

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کو اللہ تعالیٰ نے نیک بیوی عطا فرما دی، تو یقیناً اس نے اس کی آدھے دین میں مدد کر دی۔ اب باقی آدھے دین میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔''

شوہر اپنی بیوی سے بغض نہ رکھے

۲۶ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرُ.)) [3]

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الحج جهاد النساء، رقم: ۲۹۰۱.

[2] المستدرك للحاكم: ۲/۱۶۱ـ صحيح الترغيب، رقم: ۱۹۱۶.

[3] صحيح مسلم، كتاب الرضاع، باب الوصية بالنساء، رقم: ۳٦٤٥ (۱٤٦۷).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مومن مرد اپنی ایمان دار بیوی سے بغض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو دوسری عادت (اور صفت) اسے پسند ہوگی۔''

عورت گھر کی نگران ہے

(۲۷) ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ ...... وَ الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَ وَلَدِهٖ، وَ هِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ .)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت (اور ذمہ داری) کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا...... اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران (اور ذمہ دار) ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔''

جنتی عورت کی نشانیاں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِيْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِيْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَ الْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵﴾ [الاحزاب: ٣٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے، اور فرمانبردار مردوں اور

[1] صحيح البخاري، كتاب العتق، باب كراهية التطاول على الرقيق، رقم: ٢٥٥٤.

فرمانبردار عورتوں کے لیے، اور سچے مردوں اور سچی عورتوں کے لیے، اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں کے لیے، اور عاجزی اختیار کرنے والے مردوں اور عاجزی اختیار کرنے والی عورتوں کے لیے، اور صدقہ کرنے والے مردوں اور صدقہ کرنے والی عورتوں کے لیے، اور روزہ رکھنے والے مردوں اور روزہ رکھنے والی عورتوں کے لیے، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مردوں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتوں کے لیے، اور اللہ کو خوب یاد کرنے والے مردوں اور اللہ کو خوب یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔‘‘

۲۸ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ بَعْلَهَا، دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ.)) [1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’عورت جب پانچ نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔‘‘

جس عورت سے اُس کا خاوند راضی ہو وہ جنت میں جائے گی

۲۹ ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَّاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ.)) [2]

’’ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] صحيح الترغيب، رقم: ١٩٣١.

[2] سنن الترمذي، ابواب الرضاع، باب ما جاء في حق الزوج ......، رقم: ١١٦١.

ارشاد فرمایا: ’’جو عورت اس حال میں فوت ہوئی کہ اُس سے اُس کا خاوند راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔‘‘

اولاد سے نرمی کرنے والی عورت

(۳۰) ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَ أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.)) [1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اونٹ پر سوار ہونے والی (عربی) عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنی کم سن اولاد پر شفقت کرتی ہیں، شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔‘‘

بدزبان عورت پسندیدہ نہیں

(۳۱) ((عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ امْرَأَةً وَ إِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا، يَعْنِي الْبَذَاءَ، قَالَ: فَطَلِّقْهَا إِذًا. قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ، قَالَ: فَمُرْهَا -يَقُوْلُ عِظْهَا- فَإِنْ يَّكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلُ، وَ لَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ كَضَرْبِكَ أُمَيَّتَكَ.)) [2]

’’حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ایک بیوی ہے جس کی زبان میں کچھ ہے، یعنی بے ہودگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تب تو اُسے طلاق دے دے۔‘‘ میں نے کہا:

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب إلى من ينكح ......، رقم: ٥٠٨٢.

[2] سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في الاستنثار، رقم: ١٤٢.

پرانا ساتھ ہے اور میرے اُس سے بچے بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تو اُسے حکم دے۔ آپ کی مراد تھی کہ اُس کو نصیحت کرو۔ اگر اُس میں بھلائی ہوئی تو ضرور قبول کرلے گی اور تم اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح نہ مارو۔''

اگر شوہر با کفایت نفقہ نہ دے تو؟

(۳۲) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ هِـنْـدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَـا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَ لَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَ وَلَدِيْ إِلَّا مَـا أَخَذْتُ مِنْهُ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ، فَقَالَ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَ وَلَدِكِ بِالْمَعْرُوْفِ.)) [1]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک ہند بنت عتبہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے، وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو جائے، مگر یہ کہ میں خود اس کے علم کے بغیر اس کے مال سے کچھ لے لوں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دستور کے مطابق جو تیرے لیے کافی ہو اور تیری اولاد کے لیے، وہ لے لیا کرو۔''

عورت کو خاوند کے مال سے صدقہ کرنے کا ثواب

(۳۳) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيْبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهِ، لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا، وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ.)) [2]

''ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النفقات، باب إذا لم ينفق الرجل ......، رقم: ٥٣٦٤.

[2] سنن الترمذي، ابواب الزكاة، باب ما جاء في نفقة المرأة......، رقم: ٦٧٢.

''جب عورت شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ عطیہ دے اور عطیہ میں اسراف کرنے والی نہ ہو، اس کے لیے شوہر کی مثل اجر ہے، اس کے لیے وہی ہے جو اس نے اچھی نیت کی ہے اور خازن کے لیے بھی اس جیسا اجر ہے۔''

بلا وجہ خاوند سے طلاق مانگنے والی

(۳۴) ((عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِيْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ .)) [1]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس عورت نے بغیر کسی حرج اور ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''

نافرمان عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ [الحشر: ٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور رسول تمہیں جو دیں اسے لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

(۳۵) ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُسْتَوْصِلَةَ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ .)) [2]

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الطلاق، باب في الخلع، رقم: ٢٢٢٦، صحيح الجامع الصغير، رقم: ٢٧٠٦.

[2] صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب وصل الشعر، رقم: ٥٩٣٧.

فرمایا: بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔‘‘

پردے کی حد درجہ تاکید

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٩﴾﴾ [الاحزاب: ٥٩]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے میرے نبی! آپ اپنی بیویوں سے اور اپنی بیٹیوں سے، او مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں یہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچائے، اور اللہ بڑا مغفرت کرنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔‘‘

٣٦ ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ أَكْنَفَ (أَوْ أَكْثَفَ) مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا.)) [1]

’’ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اولین مہاجر خواتین پر رحم فرمائے جب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نازل ہوا ’’ان عورتوں کو چاہیے کہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بکّل مارے رہیں‘‘ تو انہوں نے اون کی موٹی موٹی چادریں پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنا لیں۔‘‘

غیر محرم عورت سے تنہائی اختیار کرنا حرام ہے

٣٧ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ

[1] سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب في قول اللّٰه تعالى ......، رقم: ٤١٠٢.

بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ .))[1]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے مگر اس حال میں کہ جب اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔''

عورتوں کی خوشبو کیسی ہو؟

۳۸ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيْحُهُ .))[2]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو غالب ہو اور رنگ پوشیدہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مخفی ہو۔''

باریک، تنگ یا نیم عریاں لباس پہننے والی عورتیں جہنمی ہیں

۳۹ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا ، قَوْمٌ مَّعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ ، وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَ إِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَ كَذَا .))[3]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب لا يخلونَّ رَجُلٌ ......، رقم: ٥٢٣٣ .

[2] سنن الترمذي، الأدب، باب ما جاء في طيب الرجال و النساء، رقم: ٢٧٨٧، صحيح الجامع الصغير، رقم: ٧٠٣٧ .

[3] صحيح مسلم، كتاب اللباس و الزينة، باب النساء الكاسيات......، رقم: ٥٥٨٢ (٢١٢٨).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اہل جہنم کی دو ایسی قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ایسی قوم جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے، اُن کے ساتھ لوگوں کو ماریں گے اور ایسی عورتیں جو لباس پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی، لوگوں کو مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی، اُن کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اُس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اُس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

مردوں سے مشابہت کرنے والی عورت پر لعنت

(۴۰) ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ .)) [1]

''حضرت (ابوموسیٰ) اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس عورت نے خوشبو لگائی، پھر لوگوں کے پاس سے گزری تا کہ وہ اس کی خوشبو پائیں تو وہ بدکار ہے۔''

بیٹیوں سے نفرت مت کریں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۚ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾﴾

[النحل: ۵۸-۵۹]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اُن میں سے کسی کو جب لڑکی کی خوش خبری دی

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهين......، رقم: ۵۸۸۵.

جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے، درآنحالیکہ وہ غم سے نڈھال ہوتا ہے۔ جو بری خبر اسے دی گئی ہے اس کی وجہ سے لوگوں سے منہ چھپاتے پھرتا ہے (سوچتا ہے) کیا ذلت و رسوائی کے باوجود اسے اپنے پاس رکھے، یا مٹی میں ٹھونس دے۔ آگاہ رہو کہ ان کا فیصلہ بڑا برا ہے۔''

(۴۱) ((عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَكْرَهُوْا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُوْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ .)) [1]

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو، وہ پیار کرنے والی، (اور) قابل قدر ہوتی ہیں۔''

و صلى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه محمد و آله و أصحابه أجمعين .

[1] مسند أحمد: ٤/١٥١، سلسلة الصحيحة، رقم: ٣٢٠٦.

فہرست آیات قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حکیم .

٢ـ الجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، و معه فتح البارى ، المكتبة السلفية ، دار الفكر ، بيروت .

٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الحلبى ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

٥ـ السنن لعبدالله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

٦ـ المستدرك على الصحيحين لأبى عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابورى (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندية ، دار الكتاب العربى ، بيروت .

٧ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .

٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

۱۱۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

۱۲۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم و هيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.